انتخاب

اے آمدنت باعث آبادی ما
وے زمزمات نغمۂ شادی ما

آجکل ہزہائینس یا ہزمجسٹی امیر کابل والئے ملک خداداد افغانستان و یاغستان کی تشریف آوری کی دھوم اور خبریں توپ کی آواز کی طرح سنائی دے رہی ہیں۔ انتخاب کو ظن غالب ہو گیا۔ کہ ہندوستان کے نصیب جاگنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اب گنگا جمنی دریا بہہ جائینگے۔ لوگ کمبخت بدنصیبوں کو بھی ٹہوکے دے دے کے کہینگے ؎

بہتا دریا ہے ارے دھو لے ہاتھ

جسکی قسمت یاوری کریگی باشندہ وہی ہاتھ دھوئیگا۔ حضرت ہاتھ دھونے سے تو منہ دھو رکھیں۔ بھلا امیر صاحب کب سونے چاندی کے دریا بہا سکینگے۔ رہیں افغانستان اور باڑہ باشیں یہاں۔ یہ شیخ چلی کی سی باتیں ہیں۔ جو لال بجھکڑ کی سمجھ سے بھی باہر ہیں۔ آدمی دیس چھوڑ پردیس جاتا ہے۔ لٹنے لٹانے کے واسطے نہیں جاتا۔ کھانے کمانے کے لئے جاتا ہے۔ جنے کسی آنے والے شاہ و شاہزادہ کو لکھ لٹ نہیں دیکھا۔ ہاں ؎

دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

اگر کسی مسجد یا مدرسہ یا انجمن میں چلتے پھرتے ہزار پانسو دے نکلیں تو وہ بہ خام خطبہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ ہماری فیاض و دل چلی گورنمنٹ کی رعایا میں ایسے لوگ موجود ہیں جو کہ ۲۰ لاکھ ایک دن اور ایک وقت میں خیرات کر دیتے ہیں۔ امیر صاحب تو صرف ہماری نفع و خطاب وہ گورنمنٹ ہند سے سونے چاندی کے جہاز چلتے۔ اور ہندوستان کی زرریزی۔ مغربی اصول مشرقی تکلفات۔ وہ باری بناوٹیں۔ فوجی سجاوٹیں۔ انجمنوں کی بعض بیہودہ باتیں ٹیلیگراف و ٹیلیفون کی فوارہ دار واٹش بار کی کھٹ پٹ۔ کرکٹ فٹ بال۔ لیڈیوں کے ناچ بال۔ تھیٹریکل و سرکس کمپنیوں کے تماشہ و کرتب دیکھنے سننے اور شکار کھیلنے آتے ہیں۔ کوئی کہہ رہا تھا کہ ریل و ٹیلیگراف کی جلد کاری کو شاید اچھا نہ سمجھیں۔ کہ کوئی کہہ نہ دے ؎

آہستہ خرام بلکہ مخرام ✦ زیر قدمت ہزار جانست

بیچ سے وہ بڑا یہ درست آیا۔ انہیں کی طرف والے نامہ نگار نے کہا ہے۔ کہ جلیل کار شاہانہ میں جو وہ کسی ولایتی بادشاہ نے ہاتھی کی سواری ناپسند کی تھی۔ یہ ریل کی ناپسند کر دیں تو حق بجانب ہے۔ مطابق المثل بالمثل کے بھی مصداق ہو جائیں۔ اگر ایسا ہو گیا تو انتخاب کا سارا دماغی منصوبہ جوڑ توڑ یا موٹر کار کے دھوئیں کے ساتھ ہی اڑ جائیگا۔ اور یہی کہتے بن پڑیگی ہیچ ؎

شی کا اک گھروندہ امر اروز گار تھا
سو بار ہی جناب بنا اور بگڑ گیا

شہر کے غریبوں میں بھی نگاہ سے خوشیاں منائی جا رہی ہیں۔ ورنہ غریبوں کو سوائے بیگار کے کوئی امیر کے پاس بھی پھٹکنے نہیں دیگا۔ اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ غریب کی جورو سب کی بھابی۔ بہرحال شملہ کی بغچی سے نئی نئی طرح اور نئی نئی تراش کی ہار کہاوتیں چھٹ چھٹ کے نکل رہی ہیں۔ اور انکی ادائیگی میں زبان کترنی بنی ہوئی ہے۔ کالج و انجمنوں میں حروف خیر مقدم نعمہ زنوں سے سرخ تھانوں پر سجوائے کسوائے جا رہے ہیں۔ ایڈریسوں کی تحریر کے لئے خوشنویسوں سے ہاتھا پائی کی جا رہی ہے۔ ان خوش قلموں کی قلموں کا دماغ لوح محفوظ سے بھی بالا ہی بالا رہتا ہے۔ صفحۂ قرطاس کو گانٹھتے ہی نہیں۔ بجلی بن کے دوڑ رہے ہیں پنجابیوں کے سر کی ابنٹھوی نما پگڑیوں کی مانند لمبے لمبے سطلا کاغذوں پر گردوں عبارتیں لکھی جا رہی ہیں۔ بازاروں میں واسطی قلموں کے ساتھ سرخ سفید روشنائی اور سنہری پوڑیوں کا بھی کال ہو گیا۔ بچہ بچہ کا خیر مقدم کی چہ میگوئیاں کرتے کرتے سر پھر گیا۔ دماغ خالی ہو گیا۔ منہ خشک ہو گیا۔ زبان میں کانٹے پڑ گئے۔ ہونٹوں پہ پپڑی جم گئی۔ مگر پھر بھی جیسی کی چاہئیں نہیں ہو سکتیں۔ کہ ؎

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

اس پر بھی ہندوستانیوں کی جاں فشانیاں امیر صاحب کے بھاؤ میں نہ آئیں۔ تو یا قسمت یا نصیب۔ اور یہ جاں فشانی بھی اس لئے کہ یہ ہمارے بادشاہ معظم کے مہمان عزیز دوست باتمیز۔ اور واٹرے مینٹ کی جز ہیں اور بس ✦

نسیم دہلوی ایڈیٹر

آجکل کے بخار کے ایام میں مردوں کے لئے عورتوں کے سے ہو گئے۔ کہ اس میں کسی سے نہ کچھ ہو سکتا ہے نہ کر سکتے ہیں نہ دھر سکتے ہیں۔ دیکھو تا دہم تو اہل قلم نے بخار کی وجہ سے بخاری میں رکھ لئے اور قلم اہل قلم نے قلمدان میں۔ انتخاب کو اپنے پچھلے کنڈے کہرے مہا جب کے مضمون و دلم نہ ہوسکتے ہی کا پڑا تھو کھلی گئی یا رشید میں منہ کھول گئی۔ ارے منہ کھول گئی ✦

دیکھیں تو سہی اس داگ پہ کونسا اہل دہم قلم پہ بجتا ہے اور کسکو آکر زنگال بر جلال آتا ہے۔

یاران ہم قالب

مذاقانہ نوٹس

ہمیں کچھ سنا ہی - ہاکر صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر مجسٹریٹ جالندھر نے ہارمونیم کا بغیر اجازت لئے بجانا موقوف کرا دیا ہے یعنی ایک ریزولیوشن پاس ہو گیا - کہ اگر کوئی بھولے بسرے یار دوستوں کو خوش کرنے کے لئے ہارمونیم بجائیگا - وہ سزا پائیگا جیسے ڈف - ڈھول - دمامے بجانے کی پرمیشن لیا کرتی ہے - اسی طرح ہارمونیم بجانے کی بھی لیجائے - خیر باشد - اگلی میٹنگ میں یہ رزولیوشن بھی پاس ہو جائیگا - کہ کوئی صاحب سیٹی نہ بجایا کریں - اور اگر بجانا چاہیں - تو مسٹر واکر صاحب کی اجازت پہلے سے لے لیا کریں - کیا خوب ✦

کان کاٹ کھایا رے

ابھی ہم کیا مرزا قادیانی سے کچھ کم ہیں - ہمنے مسٹر ڈوئی امریکین مسیح کو بھی ذلت سے مار مار کر امریکہ سے باہر نکال دیا - دیکھئے ہمنے دہلی پنچ میں پیشینگوئی کی تھی کہ ناک کان کاٹنے کا مہینا شروع ہو گیا ہے - اُسکے بعد سے کتنے واقعات ہوئے اور ہوتے جارہے ہیں - حضور عالی اینجانب کو بھی الہام ہوا کرتا ہے - اور کیا

ابھی ابھی کا ذکر ہے - کہ محلہ بھوانی پور کلکتہ میں ایک کلرک صاحب اوپر کی منزل میں اور ایک ڈاکٹر داشا نیچے کے کمرے میں رہتے تھے - پانی کا نل تھا نیچے - دسہرہ کے روز کلرک صاحب لوٹا لئے ہوئے کھڑے ہو گئے نل کے پاس - ڈاکٹر داشا کی عورتوں کو بڑی تکلیف ہوئی - رپورٹ کی ڈاکٹر صاحب کو - یہ حضرت آئے اکڑے ہوئے - اور دی ایک گھرکی - گیدڑ بھبکی - نوبت باینجا رسید کہ مار مار مارا مار ہونے لگی - گتھم گتھا ہو گئی اُدھر سے طمانچہ ادھر سے چانٹا - اُدھر سے مکہ ادھر سے گھونسہ - ادھر سے لپڑ اُدھر سے تھپڑ - آخر تابڑ توڑ کے - کلرک بہادر نے لپک کے داہنا کان پکڑ لیا اور صاف اُڑا ڈالا - ڈاکٹر صاحب ہو گئے - لنڈورے - پولیس کورٹ کو دوڑے - دیکھئے ہوتا ہے کیا ✦

اور چھوڑو بیوی

شریعت میں جو لکھا ہے کیا عمدہ لکھا ہے - وہ حضرت جو بیوی جان کو عرصہ کے لئے چھوڑ دیتے ہیں - اور دیس پردیس ہی میں رہتے ہیں - کان کھول کر سنیں - نوٹ کر بیٹھئے کہ بی گھر بیسے چھ ماہ میں ضرور ملاقات کر لی جایا کرے - ورنہ اگر کلنگ کا ٹیکا لگ جائے تو کچھ کہیں سنیں نہیں - قصہ مختصر یہ ہے - کہ ایک اٹھارہ سالہ لڑکی بارکپور (کلکتہ) میں اپنے چچا کے گھر آئی - اسکا بیاہ ہوا تھا مشہور ہے تین سو روپے ماہوار کا نوکر ہے - لیکن آتا جاتا ہے - اسکے بہار کے دن ہیں - اٹھتی جوانی - چہرہ مہرہ خوبصورت - نازک ادا - امیر گھرانے کی لڑکی - فکر و کر کچھ ہے نہیں - سو مر خالی خولی رہا کیسے جاتا - پڑوس میں رہتا تھا - ایک گبرو جوان پیشکل صورت لینے والا - اُدھر تو وہ کان میں کرتا تھا - صورت اور ادھر لگا رہتا تو جوڑے - اپنے مقصد میں ہو گیا کامیاب - ایک روز صلاح یہ ٹھہری کہ چل نکلیں کہیں کو - اور اُڑائیں مزے جوانی کے - بیوی جان نے جو بیزار کا زیور سنبھالا - اُدھر وہ گاڑی لایا - یہ بیٹھ کے چلدیئے - چچا کو فوراً حالات معلوم ہوئے - کہ تین گبرو جوان اور تھے - بیوی جان کے طور دیکھتے تھے - آپ ایک سے نہیں تین سے دل کی حسرتیں نکالتیں - اور خدا جانے کیا کیا کرتیں - آپکے میاں جان کو تار دیا - وہ فوراً آگیا - لیکن اب تنے سے کیا ہوتا ہے ✦

چرکا کھاؤگے کیا

روزانہ امرت بازار پتریکا کے ایک نامہ نگار صاحب دریافت کرتے ہیں کہ چرکے (چرخے) کہاں سے ملینگے - آپ چرخہ چلانا چاہتے ہیں - کہتے ہیں - پھر خرچہ دے کر کے بڑھانے کو - لیکن خیال ہے کہ چرکہ زنگ کھا جائے - تو وجہ کیا کہ کلوں کے سامنے چرخا بچارا کیا کر سکتا ہے - خیر سے آپ چرکہ کہتے ہیں - ابھی حضرت یہ چرکہ بری بلا ہے - آپ نہ بچے ہے - اور تو کیا کہیں ✦

پگلی بیوی کو طلاق

ایک حضرت بمبئی پریسیڈنسی کے رہنے والے ہیں - بچپن میں والدین نے جیسا کہ ہندوستان کی اندھا دھند رسم ہے - انکی شادی ایک پگلی لڑکی سے کر دی تھی - اب جو آپنے ہوش سنبھالا - تو دیکھا کہ بری سے پڑا پالا - لہذا آپنے دفتر سے بمبئی ہائیکورٹ میں عرضی دیدی - کہ طلاق دلائی جائے - سوچ کر جج صاحب بہادر طرفین کے آدمیوں کو دیکھنا اور انکی شہادت لینا چاہتے ہیں - مگر اب سوال یہ ہے - آیا قانون کی رو سے ایک پگلی لڑکی سے شادی جائز ہو سکتی

ہے - چونکہ مقدمہ زیر تجویز ہے - ہم اپنی رائے ریزرو رکھتے ہیں ‸

نیر اعظم اسم بامسمی ہے

چند ماہ سے اخبار نیر اعظم مراد آباد و آودھ پا آنا باندھ کے اودھ ریلوے کے شعائی کے ٹھیکہ داروں کے پیچھے پڑا ہوا تھا - وکل اخبارات نے مخالفت کی - ساری کتا جعلی جتائی - مُنہ آئے - نیر صاحب کی ایک نہ سُنی - دُھن کا پکا اپنی تانا دیری میں لگا رہا - اور آخر کار ریلوے بورڈ کے ذریعے سے ٹھیکہ فسخ کرا کے چھوڑا - ۱-۳۱ دسمبر کو ٹھیکہ داروں کا آخری دن ہوگا - لیکن ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ڈسٹرکٹ ٹریفک سپرنٹنڈنٹ اور ٹریفک سپرنٹنڈنٹ نے اپنے کانوں میں کیوں روئی بھر لیا تھا - مناسب تو یہ تھا اور ہے - کہ تمام الزامات کی تحقیقات کیجاتے اور ایک آفیسر ڈپیوٹ کیا جاتا - کہ مفصل رپورٹ گذرانے - لیکن کچھ بھی نہیں کیا کرایا گیا - یہ کیوں؟ ہم نہیں کہہ سکتے - بہر حال لایق ایڈیٹر مسٹر ایس ابن علی قابل شکریہ ہیں - کہ آپنے انتھک کوشش کی اور آخر کار کامیاب ہو گئے ‸ مبارک

بنگالی غبا

پانیر مورخہ ۱۳ اکتوبر رقمطراز ہے کہ کالی کمال سرکار نے یہ ظاہر کر کے کہ میں گریجوایٹ اور رڑکی کالج کا سند یافتہ ہوں - ڈسٹرکٹ انجنیری کی نوکری دیناج پور میں حاصل کر لی تھی - کلکتہ کی خفیہ پولیس نے سراغ لگایا تو معلوم ہوا - کہ سب جعل تھا - لہذا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ڈسٹرکٹ انجنیر کو وارنٹ کے ذریعہ گرفتار کر لیا - اب حضور عالی ایک ہزار کی ضمانت پر رہا ہیں - بل بے بنگالی - تیرے کیسے جگرے ہیں - ساڑھے چار سو روپے کی نوکری جتنا مار کر دل لگی نہیں ہے - لیکن تعجب اور تعجب کے ساتھ ہنسی آتی ہے کہ حکام کو کیا ہو گیا تھا؟ جو جھٹ سے بھرتی کر لیا - بیچارے انٹرنس پاس شدہ تو دس روپے کی نوکری اُس وقت پائیں - جب سارٹیفکٹ دکھلائیں لیکن ساڑھے چار سو روپے کی نوکری انکو بیچ کر دیدی گئی ہو ہیں - والعبد آپکے بھائی صاحب نیل کانت سرکار یکسٹ اکھنڈ ہیں ہیں ‸

بقلم مسٹر بسملہ - آر - میرٹھی از لکھنؤ

بھرفیاپرنغ - سرفلام - کرفہو سرفزاج کرفیاہرفے

حضت بنارسی عورتوں نے جواریوں کے اخلاق سے جگمگا کر اپنے طاقوں میں گھی کے چراغ جلا دیئے - بھجی جی نے وہ پرکاش کیا کہ کونہ کونہ انتر انتر شکا شکا چمک اُٹھا - چاروں طرف ٹھن ٹھن بج رہی ہے - کیا امیر کیا غریب سب ایک ہی سطح پر ہیں - بعضوں نے موٹھ اگرچہ موٹھ کی موٹھی سے دیوٹھا کر دیا بعضوں کی موٹھ میں تو دوا تیا کی خود بکی ہاتھ میں رہ گئی - ابتوتن بہ تقدیر دیکھئے یا تو چادر سے منہ لپیٹ کر دالان کے سائبان کے نیچے یا بچھی بیٹھکاری ہوئی ڈکارتی پھر رہی - کرجو میں سو کوئی نہیں - ساہی میں بھی پانچ کے ۱۹ اور تین کے سات ہو گئے - کھیلنے والے کھیل کھال کر نو دو گیارہ ہوئے - باقی لوگوں کی دو چار میں کشاکشی ہے - چوک پر دانو لگانے والے بقول شخصے کہ ہارا جواری بندت اگر موٹھ بجانب نہ گئے تو چوک چاندی کی چاندنی کا ذمہ - بعض نواب اٹھی کھا گئے کہ بانسہ پلٹ کر راجہ نل کی دوا ئی دینے لگے - اکثروں کی عورتوں کی ناک کی نتھنی بک گئی - اکثروں کے جیبوں دو دو چوری کا ڈول بندھ گیا - آنکھ بند کر کے سب گھی ہو شکر ہے - ہاں آبی کا شکار ہے - دیکھئے کنڈ کا ہونے لگی یا تو کل عید سے بڑھکر یا موم سے سوا - بعضوں کو دوا جا کا پھیر ہو گیا - اور بعضوں کے ہاتھ کی کی بجائے نکل گیا - بعضوں نے اُچکے کی طرح پنجہ مار کے رنگ نلش کا جھٹکا لا لیا - بعض نے تیزی ہاتھ سے دیکر اپنی ترشی تیزی کر لی - زمانہ کی کھنا کھن دیکھکر آئے دن رنڈیوں نے بھی نو رنگ جوانوں کی رقم پر وہ دھت لگایا کہ بس خدا کی پناہ - چونٹی کی بھی گنجائش نہ رہی - حضت کھیلنے والے تو دو منٹ میں جو جھ گئے اور بیچاروں کی چوک پھر ویسی کی ویسی - کہیں تنکا بھی نہ پڑا ‸

راقم - سنگے آواز قدم یار کی کو پڑ کو پڑ

دم نکل جاتے ہیں عشاق کے سرسر سر سر

بقلم - سوال مورانوی - ع - غ

ڈرنا کسی کا اور وہ بجلی کا کوندنا

موسم بہت پسند ہے برسات کا مجھے

برسات کا موسم ہے - ابر کے ٹکڑے چاروں طرف آزادانہ طور سے اٹکھیلیاں کرتے پھرتے ہیں - آہا ہا - وہ دیکھئے - کتنا بڑا ابر اٹھا - ایلو ابتو چاروں طرف

اندھیرا ہو گیا - یہ لیجیے بوندیاں بھی پڑنے لگیں - (کیا آج پانی برسے گا) کیا یہاں کے مصیبت زدوں اور فاقہ مستوں کی آہ میں اثر آگیا - یا آج ان بیچاروں کے حال زار پر ابر خاں کو رحم آگیا - یا ان سبھوں کی مصیبت دیکھکر ہی برساتی قلم سے برودت نہ ہو سکا - آخر بات ہی کیا ہے - اُف خدا کی پناہ کتنے زوروں پر چمکا واللہ آنکھوں میں چکا چوندی آگئی - الاماں - خدایا پناہ تیری اُفوہ کتنے زور سے کڑکی عجب نہیں جو کہیں بجلی بھی گری ہو - خدایا بچانا اس شہر والوں کو - یہ بیچارے نہایت ہی مصیبت میں مبتلا ہیں - ہیضہ خاں نے بیچاروں کو جان و مال سے تباہ کرکے سیکڑوں گھر بے چراغ کر دیئے - ہزاروں کو بیوہ کرکے تمام عمر جلنے اور غم اٹھانے کے لئے چھوڑ دیا - یا ارحم الراحمین رحم کر ان بیچاروں کے حال پر اور دفع کردے ان سبھوں کے سر سے اس بلائے ناگہانی کو - اور حکم دے اس پانی کو لیجائے بہا کر اس بلائے ناگہانی کو کسی اور طرف یا حکم کردے جبرئیل کو کہ بند کردیں اس بلا کو اُف میں کیا بک رہا ہوں - کیا میں کچھ دیوانہ تو نہیں ہو گیا - نہیں بات تو جتنی کہی یہ ہوش کی سی ہے - پھر میں اپنے کو دیوانہ کیوں تصور کرنے لگا - السلام علیکم اخاہ حافظ جی وعلیکم السلام - کہیے حضرت مزاج اچھے ہیں - اس وقت پانی میں کہاں سے تشریف لاتے ہیں - بہت ہی اچھا ہوں - آپ ہی کے در دولت تک کا ارادہ تھا - کہیے خیریت تو ہے - ہاں بفضلہ آج تو کوئی کیس نہیں ہوا - یہ کئی روز سے آج برابر جو گھر اور خوب پانی ہوا تو خواہ مخواہ طبیعت میں ایک قسم کی فرحت معلوم ہونے لگی - اور بیٹھے بیٹھے جی بھی گھبرا گیا تھا - اسلئے سے

دل نے کہا کہ آؤ چلیں یار کی طرف

کچھ دیر طبیعت بہل ہی جائیگی - دوسرے اب کی مرتبہ ہیضہ خاں نے اپنا دورہ دورہ کچھ ایسا جمایا کہ پہاڑ کا جانا برسات میں بند ہو گیا - بند ہو گیا کیا معنے بندہ تو امسال گیا ہی نہیں - اور خاصکر اس وقت حاضر ہونے کی یہی وجہ ہے کہ سے

گھنگھور گھٹائیں آکے برسیں
افسوس ہمے کو جاہ ترسیں

دیکھیے تمام کپڑے کیچڑ میں لت پت ہو گئے - واللہ کیا خوب مزا آئے اگر اسی وقت ہم آپ دو چار اصحاب اور ملکر بوڑھن روانہ ہو جائیں - اور یہ آنے والی شب وہیں چلکر بسر کریں - اور ہمارے ساتھ دو ایک ایسے بھی ہوں جو اس وقت سہیلم میں ناحق گانے والے ہیں - پھر آپ خاموش کیوں ہیں - کیا آپ کی رائے نہیں ہے نہیں نہیں میں یہ سوچ رہا ہوں کہ اس وقت ایک جماعت کے ساتھ جانا آج ہو سکتا ہے یا نہیں - کیونکہ جب اس وقت ہم یہاں سے روانہ ہو جائینگے تو کل دن بھی پہاڑ پر رہنا ضرور ہے پھر اسکے لئے ڈبل انتظام کرنا ہوگا - اور اس قلیل وقت میں اتنے بڑے انتظام کا ہونا ذرا مشکل معلوم ہوتا ہے - ہیں یہ آپنے کیا کہا؟ حضرت ابھی ابھی ایک بجا ہے - اور اسکا انتظام تو میں اپنے سر لیتا ہوں - آپ صرف اسقدر تکلیف کریں کہ کسی آدمی کو یاران طریقت کے یہاں روانہ کر دیجیے کہ آج ... کے کچھ قبل سے تیار رہیں - جب وہ لوگ آ جائیں آپ ان سبھوں کو ساتھ لیکر بوڑھن روانہ ہو جائیے گا - اچھا تو اب عرض کرتا ہوں - سب خیر آپ بوڑھن پر درست پائینگے - تسلیم + باقی آئندہ

راقم ایم ایم - سہسرامی

شیریں کلام ذبیح - یہی نام یہی زبان یہی بیان نہ باتوں کے طوطے مینا - نہ لفظوں کے گل و پھول - نہ جھوٹے قصے کہانی - نہ نیم ترشاعروں کی تک بندی - بلکہ محاوروں کی کان اصطلاحوں کا مخزن - ضرب الامثال کا گنجینہ - لطائف و ظرائف کا خزینہ - گویا اڈیٹر کی شیریں زبانی کا سرمایہ ہے - کیوں مسٹر ذبیح - مزاج عالی تو اچھے ہیں - آج مدت کے بعد شرف دست بوس کرنے کو جی چاہا - تو حاضر دربار ہوا - (ذبیح) تم تو اچھے ہو - ہاں شکر ہے بفضل ایزدی خوش حال ہے (ذبیح) کہو کچھ خبر لائے ہو یا یوں ہی ہاتھ جھلاتے آئے ہو - ابھی کیا عرض کروں فراق جاناں کے صدموں میں غم کھاتے کھاتے سوکھ کر کانٹا سے بھی زیادہ نحیف ہڈی بن گئے ہیں - شب و روز خیال جاناں میں غرق - تصور جاناں میں غرق رہتے ہیں - ایک روز کا ذکر ہے کہ اسی خیال جاناں کے دریائے فکر میں غوطہ زن تھے جو آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتے ہیں کہ بہشت بریں کا نمونہ پھولوں کی بہار - کیوڑا - کیتکی - جوہی - موگرا - بیلا - چنبیلی - گلاب سدا بہار کھلا ہوا - کلیاں چٹک رہی ہیں - جہاں تک نگاہ دوڑائی نیاز بو - گل رعنا - سیوتی - سورج مکھی - نافرمان - سوسن - نرگس - مہک رہا ہے - چھوٹے چھوٹے پیارے پیارے جانور - شاخ شاخ پر جھول رہے ہیں - سہانے درخت ہیں ... دھوپ چھاؤں کا عالم - پتوں پر شبنم کی طراوت - چڑیوں کا چیں چیں کرنا - مینا کا شیریں کلامی سے . . . کہہ لینا - طوطی کی جو بات نبات شیریں - مصری کی ڈلیاں - کوئل کی کوک سے سینہ میں ہوک اٹھتی تھی - پپیہا جو وہ پی کہاں سکر جان میں بھی کہاں - دیکھو کی تی تی دھن - کہیں گلوں کے تختے کہیں بلبلوں کے چہچہے - اُدھر موروں کا شور - ادھر مستوں کے چہکنے کا زور پھولوں کا لہکنا - غنچوں کا چٹکنا - تتلیوں کا لہلہانا - جگنو کا چمکنا دونوں وقت